علاوہ جو بھی نظامِ حکومت ہوگا وہ فریب' دھوکہ' مکاری اور انسان آزاری ہے۔نوعِ انسانی کی اجتماعیت میں نظم پیدا کرنے کے لئے حقیقی فلاح و بہبود پر مبنی نظام صرف قرآنِ حکیم ہی عطا کرتا ہے۔ باقی انسان کے بنائے ہوئے تمام نظام محض آدم فریبی ہے۔ بنی آدم کے حق میں صرف وہی حکومت رحمت و برکت کا موجب بن سکتی ہے جس کی بنیاد قرآنی فقر پر رکھی گئی ہو۔قرآنی فقر یہ ہے کہ انسان اپنے وجود کی بقا کے اعتبار سے اپنے آپ کو صرف اللہ کے فضل وکرم کا محتاج سمجھے۔یعنی اگر میں باقی ہوں تو باقی باللہ ہوں۔ دنیا و مافیہا سے بے نیازی کی کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان ماسوااللہ سے مکمل قطعِ نظر کر کے اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ کی عملی تصویر بن جاتا ہے۔

فقر کی ماہیت کیا ہے۔

فقرِ قرآں اختلاطِ ذکر و فکر
فکر را کامل ندیدم جز بذکر

ذکر (وحی الٰہی) کے بغیر فکرِ انسانی مرتبۂ کمال کو نہیں پہنچ سکتی'یعنی جذبۂ عشقِ الٰہی کے بغیر عقل ہمیشہ ناقص رہے گی۔مغرب کی مادہ پرستانہ فکر ذکر سے خالی رہنے کی وجہ سے بنی نوع انسان کی تباہی کا سبب بن گئی ہے اور انسان کا گوشت نوچنا اور خون چوسنا اس کی حکمتِ عملی ہے۔ دوسری طرف عمر فاروقؓ کی فکر باذکر تھی اس لئے ۲۲ لاکھ مربع میل رقبہ کی حکومت کے باوجود کرتہ کو بارہ بارہ پیوند لگائے ہوئے ہیں۔دُنیا کے عیش وعشرت سے بے نیازی ذکر ہی کا فیض تھا۔ذکر کی عملی تاثیر کیا ہے' اس کے بارے میں علامہ اسی مضمون کے تسلسل میں لکھتے ہیں۔

ذکر ذوق و شوق رادادن ادب
کارِ جاں است ایں نہ کارِ کام و لب

فارسی زبان میں ادب دادن کا مطلب To keep the things in order یعنی ترتیب دینا' کسی چیز کو اپنے اصل مقام پر رکھنا ہے۔ انسان کے اندر ذوق وشوق یعنی محبت ایک فطری جذبہ ہے۔محبت کرنا انسان کی فطرت ہے۔ذکر سے انسان کو محبت کی

سمت (direction) مل جاتی ہے کہ کس سے محبت کی جائے۔ محبت کے اسی فطری جذبہ کے تحت انسان اپنے والدین سے محبت کرتا ہے' اپنی اولاد سے محبت کرتا ہے' دوست واحباب' اساتذہ سے محبت کرتا ہے۔ اپنے وطن' مال و دولت' جاہ وجلال سے محبت کرتا ہے۔ مگر قرآن نے مؤمن لوگوں کی تعریف یہ کی ہے کہ ﴿ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ﴾ یعنی ایمان کی دلیل اور نشانی بھی اللہ کے ساتھ شدید محبت ہے۔ غیر اللہ کی محبت انسان کو غلط راستہ پر گامزن کردیتی ہے اور اس سے دنیا میں فساد پھیلتا ہے۔ جنگِ عظیم اوّل اور دوم میں کروڑوں انسانوں کی ہلاکت کی اصل وجہ زر و زمین کی محبت ہی تھی۔ آج یورپی اقوام کی سرمایہ سے پرستش کی حد تک محبت نے اسے شرفِ انسانی کے وصف سے محروم کردیا ہے۔ ذکرِ الٰہی سے خالی فکر نے سودی کاروبار کے ذریعے دنیا کے ہر انسان کی روٹی کے ہر نوالے میں مغرب کے درندوں کو شریک کرلیا ہے۔ فقرِ قرآنی سے محروم نظامِ زندگی ظلم اور استحصال کے سوا کچھ بھی نہیں۔ نوعِ انسانی کی فلاح و بہبود کی ضمانت صرف اور صرف قرآنی نظامِ حیات میں ہے' کیونکہ یہ مادی حرص ولالچ سے کلی طور پر بے نیاز ہستی کا دیا ہوا نظام ہے:

وحیٔ حق بینندۂ سودِ ہمہ
در نگاہش سود و بہبودِ ہمہ

ذکرِ الٰہی تمام انسانی جذبات بالخصوص جذبۂ محبت کی صحیح طریق پر تربیت کرتا ہے۔ انسان کی سب سے زیادہ محبت اپنے پروردگار سے ہوگی اور باقی تمام محبتیں اس کے ذیل میں آئیں گی۔ مگر اس ترتیب کے برعکس جو شخص خدا کے علاوہ کسی اور سے محبت کرتا ہے وہ گویا اپنے جذبۂ محبت کا غلط استعمال کرتا ہے' بلکہ اسے ضائع کرتا ہے۔ پس ذکر (عشقِ الٰہی) ہی وہ قوّت ہے جو ذوق وشوق (جذبۂ محبت) کو صحیح راستہ پر ڈال سکتی ہے۔ ذکر دراصل جذباتِ انسانی کا حقیقی معلم ہے۔ اس میں یہ تاثیر ہے کہ اس جذبہ کی نگہداشت کرسکے تاکہ جذباتِ انسانی کو غیر اللہ کی محبت میں ضائع نہ کرے۔ جو شخص اپنے جذبات کا صحیح استعمال نہیں کرے گا وہ مقصدِ حیات سے ہمکنار نہیں ہو سکے گا۔

ذکر (محبتِ الٰہی) کا تعلق محض زبان سے نہیں بلکہ عمل سے ہے۔ یعنی عشقِ حقیقی دراصل کارِ جاں ہے نہ کہ محض کارِ زباں۔ محض زبان سے محبت کا دعویٰ' جب تک عمل اس کی تصدیق نہ کرے' نتیجہ خیز نہیں ہوسکتا۔ ذکر چند الفاظ کی لفاظی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے پرتو کی کیفیت انسانی شخصیت میں ظاہر ہونے کا نام ہے۔ جب ہم لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ محض چند الفاظ کی ادائیگی نہیں ہے۔ اگر یہ محض الفاظ ہوتے تو ابوجہل کو ادا کر دینے میں کیا قباحت تھی۔ اس نے میدانِ بدر میں اپنا سر کچلوا دیا مگر لا الٰہ الا اللہ نہ پڑھا۔ علامہ نے اسی نکتہ کو دوسری جگہ بڑی جامعیت کے ساتھ واضح کیا ہے

این دو حرفِ لا الٰہ گفتار نیست
لا الٰہ جز تیغ بے زنہار نیست!

یہ تو ایک مکمل نظام حیات ہے۔ جو اسے قبول کر لیتا ہے وہ باطل کے لئے ننگی تلوار بن جاتا ہے۔ اگر محض حروف و الفاظ کی گفتار کا نام ذکر ہوتا تو اس سے کفر کو کیا خطرہ ہے۔ مگر جب قرآن کے ذکرِ عملی (نظام) کا نام لیں گے تو یہ تیغ بے زنہار ہو جائے گا اور پھر جامہ و شلوار' خوشبو و خضاب' کلہ و دستار کے بجائے بدر و حنین کا نقشہ پیش کرنا پڑے گا۔ آج اگر ساری دنیا کے مسلمان اپنے عمل سے ﴿لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا﴾ کا ذکر کریں' اور یہ کہ سود خدا اور رسول کے خلاف اعلانِ جنگ ہے' نہ سود لیں گے نہ سود دیں گے' تو ذکر کی اس ضرب سے دنیا کے سب سے بڑے بُت خانے ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے در و دیوار میں لرزہ طاری ہو جائے گا اور بنی آدم درندہ نما انسانوں کے استحصال سے بچ جائے گی۔ آج ذکرِ الٰہی کا کوئی عملی ذاکر ہے تو میدان میں آئے! دینِ مبین کو اس کے وجود کی ضرورت ہے۔

والسلام
نیازمند
غلام صابر

کارروائی اجلاس مجلس شوریٰ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

(منعقدہ 29 / جون 2001ء)

مرکزی انجمن خدام القران لاہور کی مجلس شوریٰ کا سال 2001ء کے دوران دوسرا سہ ماہی اجلاس 29 جون 2001ء بروز جمعتہ المبارک بعد نماز عصر تا مغرب قرآن اکیڈمی K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور میں جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب صدر موسس انجمن کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں 16 اراکین مجلس نے شرکت کی۔ ان کے اسماء گرامی مع دستخط رجسٹر کارروائی میں درج ہیں۔

مندرجہ ذیل تین اراکین مجلس کی جانب سے کسی مصروفیت یا مجبوری کی بناء پر اجلاس میں شرکت سے معذرت موصول ہوئی۔

(1) ڈاکٹر محمد یقین صاحب (2) مرزا ایوب بیگ صاحب (3) اسعد احمد مختار صاحب

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ ڈاکٹر ابصار احمد صاحب نے تلاوت کی۔ اس کے بعد گزشتہ اجلاس مجلس شوریٰ منعقدہ 30 مارچ 2001ء کی کارروائی اجلاس میں پڑھی گئی۔ اراکین مجلس نے اس کی توثیق فرمادی۔ اس کے بعد مدیر عمومی جناب محمود عالم میاں صاحب نے اجلاس مجلس عاملہ منعقدہ 26 مئی کی کارروائی کے اہم امور کا تذکرہ کیا۔

گزشتہ اجلاس مجلس شوریٰ کی کارروائی اور مجلس عاملہ کے اہم فیصلوں کا جائزہ:

☆ جناب صدر موسس کے ہفتہ وار درس قرآن کی تشہیر کے لئے بورڈ مناسب جگہ پر لگ گیا ہے۔

☆ چوہدری انوار الحق ناظم شعبہ خط و کتابت کورس کو ایک درس گاہ میں جاری ایڈوانس کورسز کے